بسمہ سبحانہ وبذکر ولیہ

حضرت ابوبکر کی نسب شناسی

ترجمہ حجۃ الاسلام علامہ سید تلمیذ حسنین رضوی مدظلہ

أخبرنا أبو البركات إسماعيل بن أبي سعيد الصوفي ببغداد أنا أبو روح ياسين بن سهل القاضي أنا أبو الحسن رشأ بن نظيف بن ما شاء الله المقري أخبرني عبد الوهاب بن جعفر بن علي الميداني حدثنا أبو سليمان محمد بن عبد الله بن زبر الربعي أنا أبي ثنا عبد الكريم بن الهيثم بن العاقولي وأحمد بن السري بن سنان وهذا لفظ أحمد قالا ثنا إسماعيل بن مهران السكوني حدثني أحمد بن محمد بن أبي نصر السكوني حدثني أبان بن عثمان الأحمر عن ابن تغلب عن عكرمة عن عبد الله بن عباس حدثني علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال :لما أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بأن يعرض نفسه على القبائل من العرب خرج وأنا معه وأبو بكر رضي الله عنه فدفعنا إلى مجلس من مجالس العرب فتقدم أبو بكر وكان رجلاً نسابه فسلم فردوا عليه فقال :ممن القوم؟ قالوا :من ربيعة، قال :من هامتها أم من لهازمها؟ قالوا :بل من هامتها العظمى، قال :وأي هامتها العظمى أنتم؟ قالوا :ذهل الأكبر، أفمنكم عوف الذي كان يقال لا حر بوادي عوف؟ قالوا :لا، قال :أفمنكم الوفزان قاتل الملوك وسالبها أنفسها؟ قالوا :لا، قال :أفمنكم المزدلف صاحب العمامة الفردة؟ قالوا :لا، قال :أفأنتم أخوال الملوك من كندة؟ قالوا :لا، قال :أفأنتم أصهار الملوك من لخم؟ قالوا :لا، قال :فلستم ذهلاً الأكبر أنتم ذهل الأصغر، فقام إليه غلام من شيبان حين بقل وجهه يقال له دغفل فقال :

إن على سائلنا أن نسأله

والعبء لا تعرفه أو تحمله

يا هذا إنك سألتنا فلم نكتمك شيئاً، ممن الرجل؟ قال :رجل من قريش، قال :بخ بخ أهل الشرف والرئاسة !فمن أي قريش أنت؟ قال :من تيم بن مرة، قال :أمكنت والله الرامي من صفاء الثغرة، أفمنكم قصي بن كلاب الذي جمع القبائل من فهر فكان يدعى مجمعاً؟ قال :لا، قال :أفمنكم هاشم الذي هشم الثريد لقومه ورجال مكة مسنتون عجاف؟ قال :لا، قال : أفمنكم الحمد مطعم طير السماء الذي كأن وجهه قمر يضيء ليل الظلام الداجلي؟ قال :لا، قال :أفمن المفيضين أنت؟ قال :لا، قال :أفمن أهل الندوة أنت؟ قال :لا، قال :أفمن أهل الرفادة أنت؟ قال :لا، قال: أفمن أهل الحجابة أنت؟ قال :لا، قال :أفمن أهل السقاية أنت؟ يسأل عنهما قال :لا، قال :واجتذب أبو بكر زمام ناقته فرجع إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال دغفل :

صادف درء السيل يدفعه

يهيضه طوراً وطوراً يصدعه

والله لو ثبت لأخبرتك أنك من زمعات قريش أو ما أنا بدغفل؛ فتبسم النبي صلى الله عليه وسلم، قال علي رضي الله عنه فقلت له :يا أبا بكر !لقد وقعت من الأعرابي على باقعة، قال :أجل يا أبا الحسن !إن لكل طامة طامة والبلاء موكل بالمنطق .قال علي رضي الله عنه :ثم دفعنا إلى مجلس آخر- وذكر قصة عرض النبي صلى الله عليه وسلم نفسه على القبائل.الانساب السمعانی ج ۱ ص۳۷؛ البداية والنهاية ج۳ ص ۱۷۵ (عربی)۔ تاریخ ابن کثیر اردو ترجمہ میں سے یہ واقعہ بالکل نکالدیا ہے) ؛السيرة النبوة ابن کثير ج ۲ ص۱۶۵ ؛ ابن عساکر ج۱۷ ص ۲۹۸ ۔

اور ابونعیم نے شاہد کے طور پر قصۂ عامر بن صعصہ اور اس کی ردِ قبیح پر کعب بن مالکؓ کی حدیث پیش کی ہے اور اس سے بھی نادر اور طولانی وہ روایت ہے جسے ابونعیم، حاکم اور بیہقی نے پیش کیا ہے۔ ابان بن عبداللہ بجلی کی حدیث سے جسے اُنھوں نے ابان بن تغلبؒ اور انھوں نے عکرمہ اور انھوں نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے بیان کی علیؑ ابن ابی طالب نے انھوں نے فرمایا: کہ جب اللہ نے اپنے رسول کو یہ حکم دیا کہ وہ خود کو قبائل عرب تک پہنچائیں تو میں اُن کے ساتھ روانہ ہوا اور ابوبکر منٰی میں تھے یہاں تک کہ ہم عرب کی مجلسوں میں سے ایک مجلس میں گئے۔ ابوبکر آگے بڑھے اور انھوں نے سلام کیا۔ اور ابوبکر ہر چیز میں آگے رہتے تھے اور نسب کے ماہر تھے۔ اُنھوں نے سوال کیا تمھارا تعلق کس قبیلہ سے ہے تو انھوں نے جواب دیا ربیعہ سے، انھوں نے سوال کیا تمھارا تعلق کس ربیعہ سے ہے کیا اُن عالی ہمت بہادر اور سخی لوگوں سے یا شکست خوردہ رسوائے زمانہ لوگوں سے۔ انھوں نے جواب دیا کہ ہمارا تعلق جری، سخی میں باعظمت لوگوں سے ہے۔ تو ابوبکر نے کہا تم کس باعظمت گروہ باہمت سے تعلق رکھتے ہو۔ تو انھوں نے جواب دیا ذهل الأكبر سے۔ ابوبکر نے اُن سے کہا کہ تم سے اُس ''عوف'' کا تعلق ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ عوف کی وادی میں گرمی کا گذر نہیں۔ انھوں نے جواب دیا نہیں۔ تو ابوبکر نے کہا تم میں بسطام بن قیس تھا۔ پرچم کا مالک اور زندہ لوگوں کی منتہا۔ انھوں نے کہا نہیں۔ ابوبکر نے پوچھا کیا تم میں حوفزان بن شریک تھا جو بادشاہوں کا قاتل اور اپنے نفوس کو اُن سے بچانے والا تھا۔ انھوں نے جواب دیا نہیں۔ ابوبکر کہا کیا تم میں جساس بن مرّه بن ذهل اھل حرم کا محافظ اور پڑوسیوں کا بچانے والا تھا۔ انھوں نے کہا نہیں۔ ابوبکر نے کہا کیا تم میں مزدلف تھا جس کا عمامہ سب سے منفرد ہوتا تھا۔ انہوں نے کہا نہیں۔ تو ابوبکر نے کہا کیا تم لوگ بادشاہان کندہ کے اخوال میں سے ہو؟۔ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ ابوبکر نے کہا کیا تم اخوال میں سے ہو؟ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ ابوبکر نے کہا کیا تم لخم کے بادشاہوں کے اصہار (داماد۔ رشتہ دار) میں سے ہو۔ پھر ابوبکر نے کہا تم ذھل اکبر سے تعلق نہیں رکھتے ہو بلکہ تمہارا تعلق ذھل اصغر سے ہے۔ علیؑ ابن ابی طالب نے فرمایا ان میں سے ایک لڑکا اُچک کر آگے آیا اُس کا نام دغفل بن حنظله الذهلي تھا۔ جب اُس کا چہرہ نظر آیا تو اس نے آگے بڑھ کر ابوبکر کے ناقے کی مہار کو تھام لیا اور یہ شعر پڑھا جس کا ترجمہ یوں ہے: جس نے ہم سے سوال کیا ہم بھی اُس سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے

اُس کا بوجھ کتنا ہوگا۔ ہوگا اور نہ ہو ہم اس سے اُٹھانے والے ہیں ۔۔ پھر اس لڑکے نے سوال کیا: اے شخص! تم نے ہم سے پوچھا وہ ہم نے بتا دیا۔ اور کچھ بھی نہیں چھپایا۔ اب ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ بتلاؤ تو تم کون ہو؟۔ ابوبکر نے جواب دیا کہ میں قریش کا ایک فرد ہوں۔ تو اُس لڑکے نے کہا مبارک ہو مبارک ہو صاحبان سیادت و ریاست، عرب کے قائد اور رہنما آپ کا قریش کے کس خاندان سے تعلق ہے؟۔ ابوبکر نے جواب دیا بنی تیم بن مرّہ۔ تو اس لڑکے کہا تیر پھینکنے والے نے برابر کا درّہ میرے لئے مہیا کر دیا ہے۔ پھر کہا کیا تم میں قصی بن کلاب تھا جس نے مکّہ میں زبردستی قبضہ کرنے والوں کو قتل کر دیا تھا، اور باقی ماندہ افراد کو جلاوطن کر دیا تھا۔ اور اُنھوں نے ہر طرف سے اپنی قوم کو اکھٹا کیا اور اُنہیں مکّے میں بسا دیا اور پھر گھروں پر قبضہ کیا اور قریش کو اُن کے گھروں میں بسایا اسی وجہ سے عرب کے لوگوں نے اُن کا نام مجمّع رکھا۔ اور اُن کے بارے میں شاعر نے کہا۔ کیا وہ تمہارا باپ نہیں جسے مجمع کہا جاتا ہے۔ اسی کے ذریعہ اللہ نے فہر کے قبائل کو یکجا کیا۔ ابوبکر نے جواب دیا نہیں۔ اس لڑکے نے کہا کیا تم میں سے عبد مناف ہے جس تک وصیتوں کی تکمیل ہوتی ہے جو شرفاء السخیا سرداروں کا باپ تھا۔ تو ابوبکر نے جواب دیا نہیں۔ تو جوان گویا ہوا کیا تم میں سے عمر بن عبد مناف ہاشم تھا جس نے اپنی قوم اور اہل مکّہ کے لئے ''ثرید'' کا اہتمام کیا تھا۔ (ثـرید روٹیوں کو ٹکڑے کر کے شوربے میں ڈال کر لوگوں کو کھلانا)۔ اس پر لڑکے نے چھ اشعار کہے حضرت ہاشم کی شان میں۔ ابوبکر نے جواب دیا نہیں۔ تو اس لڑکے نے پوچھا کیا تم میں عبد المطلب شيبة الحمد اور کاروان مکہ کا والی تھا، جو اسمان کے پرندوں، جنگلی جانوروں اور صحرا کے درندوں کو تک کھانا کھلایا کرتا تھا، جس کا چہرہ تاریک رات میں چودھویں کے چاند طرح چمکتا تھا، ابوبکر نے جواب دیا نہیں۔ اس لڑکے کہا کیا تمھارا تعلق فیاضی کرنے والوں سے ہے؟ ابوبکر نے کہا نہیں، اس لڑکے نے کہا کیا تم اُن لوگوں میں سے ہو جنہیں کعبہ کی دربانی کی خدمت سونپی گئی تھی؟۔ ابوبکر نے کہا نہیں۔ اس لڑکے نے پوچھا کیا تم اہل ندوہ (لوگوں کو اپنی آواز سے اعلان کے ذریعہ ایک جمع کرنے والا۔ یہ بھی ایک اعزاز تھا اس زمانے میں) سے ہو؟ ابوبکر کہا نہیں۔ اس لڑکے نے کہا کیا تم اہل سقایہ (مکے میں پانی پلانے والے) سے ہو؟۔ ابوبکر نے جواب دیا نہیں۔ تو اُس نے کہا کیا تم لوگوں میں سو ہو جو حاجیوں کے مہمان نوازی کیا کرتے تھے؟۔ ابوبکر نے جواب دیا نہیں۔ تو اس لڑکے نے پوچھا کیا تمہارا تعلق اُن لوگوں سے ہو جو دوسروں کو فیض پہنچاتے ہیں۔ تو ابوبکر نے جواب دیا نہیں۔ اس کے بعد ابوبکر نے اُس لڑکے کے ہاتھ سے اپنے ناقے کی مہار چھڑایا۔ تو نوجوان نے ابوبکر سے کو یہ شعر سنایا: سیلاب کے موتی سے موتی ٹکرا رہا ہے اور اُس اُٹھا کر پھینک رہا ہے۔ کبھی تو اسے پستی میں لے جاتا ہے اور کبھی بلندی میں لے آتا ہے۔ پھر اس لڑکے نے کہا: خدا کی قسم اے قریشی بھائی اگر یہ بات متحقق ہو جائے تو میں تمہیں بتلاؤں کہ تمہارا تعلق قریش کے رزیل لوگوں سے ہے۔ تم اُن کے (قریش کے) معزز اور شرفاء میں سے نہیں ہو۔

(المنجد لغات دارالاشاعت کراچی، حرف ''ز'' ص ۴۴۱ میں زمعات کے معنی رزیل لوگ، ناپسند۔ لکھا ہے)۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ و آلہ مسکرائے۔ علیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوبکر سے کہا تمہارا پالا عرب کے ایک زیرک آدمی سے پڑا ہے۔ ابوبکر نے جواب دیا: ابوالحسن ایسا ہی ہے ارے یہ تو کوئی بڑی مصیبت نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر مصیبت یہ ہے کہ انسان بات کر کے بلاؤں میں

گرفتار ہو جاتا ہے۔(یعنی اپنے ہی الفاظ سے مصیبت میں گھر جاتا ہے۔اگر ابوبکر اُس کے قبیلے کو ذلیل کرنے کے لئے سوالات نہ کرتے تو وہ ایک لڑکا ابوبکر کو بے بس نہ کر دیتا۔دوسری بات یہ اُس لڑکے کو علم تھا کہ ابوبکر کون سے خاندان اور قبیلے سے ہیں جب ابوبکر نے اپنے آپ کو قریشی بتلایا تو اُس نے سولات کے ذریعہ سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ قریش تو اولاد قصی سے ہیں اور بنی تیم کیسے قریشی ہو سکتے ہو۔جب کہ تمہارے قبیلے کو کوئی اعزاز ہی نہیں ہے جس کی وجہ سے یہ قریشی کہلائے جا سکتے ہوں)۔